

لندن دھماکے اور دینی مدارس کا موقف

لندن میں خودکش دھماکوں کے ذریعے جو جانیں ضائع ہوئی ہیں اور خوف و ہراس کی کیفیت پیدا ہوئی ہے اس سے دنیا کا ہر باشعور شخص پریشان ہے اور دنیا بھر کے امن پسند لوگ اس دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے اس کا شکار ہونے والے افراد اور خاندانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں۔

پاکستان میں دینی مدارس کا سب سے بڑا فورم ”وفاق المدارس العربیہ پاکستان“ بھی اس تشویش و اضطراب میں دنیا کے امن پسند افراد اور حلقوں کے ساتھ شریک ہے اور پر امن شہریوں کے خلاف کی جانے والی اس کارروائی کی شدید مذمت کرتے ہوئے متاثرہ افراد، خاندانوں اور پوری برطانوی قوم کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی قائدین شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد حسن جان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے لندن بم دھماکوں کی پرزور مذمت کی ہے اور انہیں عالمی امن کے لئے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے حالت جنگ میں بھی بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور جنگ سے لائق افراد کو قتل کرنے سے منع کیا ہے جانیکی حالت امن میں بے گناہ شہریوں کا اس طرح خون بہایا جائے اور خوف و دہشت کی کیفیت پیدا کی جائے، اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لندن میں گزشتہ دنوں کئے جانے والے بم دھماکے جن کے نتیجے میں پچاس سے زائد افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں امن کو سبوتاژ کرنے کی مذموم حرکت کے مترادف ہیں اور ان کی مذمت ہر ذی ہوش انسان کر رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت دواہم امور کی طرف عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی حلقوں کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ ایک یہ کہ دہشت گردوں کے خلاف موجودہ عالمی جنگ کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے کیونکہ عالمی سطح پر دہشت گردی کی کوئی تعریف طے کئے بغیر کسی بھی گروہ کو یکطرفہ طور پر دہشت گرد قرار دے کر اس کے خلاف کی جانے والی کارروائی انصاف کے تقاضوں پر پوری نہیں اترتی اور اس سے شکوک و شبہات کم ہونے کی بجائے ان میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ان اسباب و عوامل کو نظر انداز کر دینا بھی اس مبینہ دہشت گردی کے خاتمہ کی بجائے اس کے مزید فروغ کا باعث بن رہا ہے جن اسباب و عوامل کے نتیجے میں اس مبینہ دہشت گردی نے جنم لیا ہے اور جن کی طرف عالمی طاقتوں کا سنجیدگی کے ساتھ متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے تشدد کی

کارروائیوں کی حمایت کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی محل نظر ہے کہ لندن کے مذکورہ بم دھماکوں کی ذمہ داری کے حوالے سے پاکستان کے دینی مدارس کو عالمی میڈیا کے ذریعے بلاوجہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جا رہا ہے حالانکہ یہ بات ایک سے زائد بار دلائل و شواہد کے ساتھ واضح ہو چکی ہے کہ پاکستان کے دینی مدارس میں کسی طرح کی کوئی فوجی تربیت نہیں دی جاتی حتیٰ کہ چند ماہ قبل اسلام آباد میں دینی مدارس کے ایک بھرپور کنونشن میں پاکستان کے سابق وزیر داخلہ چودھری شجاعت حسین نے صاف لفظوں میں اعلان کیا کہ انہوں نے اپنے دور میں پورے ملک کے مدارس کی چھان بین کرائی مگر کوئی مدرسہ بھی دہشت گردی کی تربیت میں ملوث نہیں پایا گیا۔ نیز گزشتہ دو سالوں کے دوران ملک کے درجنوں دینی مدارس پر چھاپے مارے گئے ہیں اور اچانک آپریشن کیا گیا ہے لیکن کہیں بھی کوئی ہتھیار یا ٹریننگ کے آلات موجود نہیں پائے گئے حتیٰ کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے حکومت کے ساتھ مذاکرات اور کھلے اعلانات کے ذریعے متعدد بار اعلان کیا ہے کہ ملک کے کسی بھی دینی مدرسہ کے بارے میں یہ شکایت پائی جائے کہ اس میں اسلحہ کے استعمال کی ٹریننگ دی جا رہی ہے تو اس کی نشاندہی کی جائے، اگر اس کا ثبوت فراہم ہو گیا تو اس مدرسہ کے خلاف کارروائی میں خود وفاق بھی حکومت کے ساتھ شریک ہوگا۔ مگر اس کے باوجود دینی مدارس کو مسلسل ہدف تنقید بنایا جا رہا ہے اور ان کی کردار کشی کی جا رہی ہے۔

اس لئے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ہائی کمان اس امر کا ایک بار پھر اعلان ضروری سمجھتی ہے کہ پاکستان کے دینی مدارس میں صرف اور صرف تعلیم دی جاتی ہے اور قرآن و سنت کے علوم سے نئی نسل کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تعلیم اور دینی تربیت کے سوا ان مدارس کی سرگرمیوں میں اور کوئی بات شامل نہیں ہے اور قرآن و سنت اور ان کے متعلقہ علوم کی تعلیم اور ان کے مطابق نئی نسل کی دینی تربیت کے مشن سے وفاق المدارس سرمواخراں کے لئے تیار نہیں اور اس سلسلہ میں کسی سطح پر کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ البتہ عسکری ٹریننگ اور دوسرے مذاہب کے خلاف عسکری محاذ آرائی کی فکری تربیت نہ ان مدارس میں دی جاتی ہے اور نہ ہی کسی مرحلہ میں اس کا پروگرام مدارس کے اہداف میں شامل ہے اور اس حوالہ سے وفاق المدارس کی ہائی کمان پاکستان کی حکومت اور بین الاقوامی حلقوں کو ہر قسم کی ضمانت دینے کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ لندن کے خود کش دھماکوں میں مبینہ طور پر ملوث افراد کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے پاکستان کے بعض دینی مدارس میں تعلیم پائی ہے اس لئے دینی مدارس اس مبینہ دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قطعی طور پر غیر منطقی اور غیر حقیقی بات ہے۔ اولاً تو اس لئے کہ اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ خود کش دھماکوں میں کون لوگ ملوث ہیں۔ دوسرے یہ بھی کسی طریقہ سے ثابت نہیں کہ ان دہشت گردوں نے پاکستان کے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی ہے۔ جب وہ لوگ ہی معلوم نہیں تو ان کی تعلیم گاہ کیسے معلوم ہو گئی اور اگر بالفرض یہ بات ثابت بھی ہو جائے کہ ان افراد نے کسی وقت پاکستان کے کسی دینی مدرسہ میں تعلیم پائی ہے تو اسے ان کی کارروائی میں مدارس کی شمولیت کی

دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ اس لئے کہ دنیا بھر میں مختلف حوالوں سے دہشت گردی، قتل و غارت، ڈکیتی اور سنگین جرائم میں ملوث افراد نے کہیں نہ کہیں ضرور تعلیم حاصل کی ہے اور ان میں ہارڈ، آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات کی بھی ایک اچھی خاصی تعداد مل جائے گی لیکن کسی ڈاکو اور قاتل نے اگر آکسفورڈ میں تعلیم پائی ہے تو اس کے لئے یہ نہیں کہا جاتا اور نہ کہا جاسکتا ہے کہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں ڈاکہ کی تعلیم دی جاتی ہے اور اگر کسی فوج سے بھاگے ہوئے افراد مجرموں کا گروہ بنالیں تو ان کے لئے بھی اس فوج کو ذمہ دار قرار نہیں دیا جاتا۔ اس لئے چند افراد کی کارروائی کو دینی مدارس کے کھاتے میں ڈال کر دینی مدارس کے پورے نظام کو بدنام کرنے کی مہم حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ خاص طور پر اس پس منظر میں کہ یہ بات طے ہے کہ دینی مدارس میں کسی قسم کی دہشت گردی کی تربیت نہیں دی جاتی اور ایسی کارروائی کرنے والوں نے یہ تربیت بہر حال کہیں اور سے حاصل کی ہے اور دہشت گردی کی تربیت کے اصل سرچشموں کا بہر حال سراغ لگانے کی ضرورت ہے۔

اس لیے ہم دنیا بھر کے انصاف پسند حلقوں اور افراد سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ دینی مدارس کے خلاف عالمی حلقوں اور میڈیا کے اس یک طرفہ پروپیگنڈے کا نوٹس لیں اور پر امن ماحول میں اسلامی تعلیمات سے نئی نسل کو روشناس کرانے والے اداروں کو اس جارحانہ اور معاندانہ پروپیگنڈے سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

پاکستان ایسا کن ٹوٹا پہلوان ہے جسے ہر ورادات کے بعد تھانے طلب کیا جاتا ہے: بی بی سی

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) آج کے پاکستان کے عالمی امیج پر پرتصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا کہ سوویت یونین کو افغانستان سے نکالنے کے کام میں پاکستان اکیلا نہیں تھا۔ پاکستان صرف وسائل کی ترسیل اور دیکھ بھال کا ذمہ دار تھا۔ مالی بار مغرب اور اس کے تیل پیدا کرنے والے اتحادی ممالک نے اٹھا رکھا تھا بالخصوص مجاہدین کے سعودی عرب پر ایک امریکی ڈالر کے بدلے ایک پیٹرول ڈالر دینے کا وعدہ پابند رہا یعنی مجاہدین کو جہاد افغانستان جاری رکھنے کے لیے تقریباً دس سال اوسطاً چھ سو ملین ڈالر کی جو امداد میسر رہی، اس میں تین سو ملین امریکہ کے اور تین سو ملین سعودی عرب کے ڈالر تھے۔ مصر کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اپنا متروک روسی ساختہ اسلحہ نقد قیمت پر سی آئی اے کے توسط سے افغان مجاہدین کو بھیجے تاکہ روسیوں کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ یہ انقلاب دشمن رجعت پسند کرائے کے امریکی ٹوٹے ہیں۔ اس مد میں چین نے بھی اپنا متروک روسی ساختہ اسلحہ مجاہدین کو مہیا کیا۔ برطانوی انٹیلی جنس ایم آئی سکس کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ مجاہدین کو سوویت گن شپ ہیلی کاپٹر گرانے کے لیے کاندھے سے فائر کرنے والے بلو پائپ میزائل چلانے کی تربیت دے۔ بعد میں اس بلو پائپ کی جگہ امریکی ساختہ اسٹرنگر نے لے لی۔ (مطبوعہ: روزنامہ ”اسلام“، ملتان، ۲۲ اگست ۲۰۰۵ء)